فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD. NO. L. 5256

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

الفضل

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
خطبہ نمبر	۵ "
بیرون پاکستان سالانہ	۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۹ نبوت ۱۳۴۱ ھش | ۲۹ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۸ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند ٹھیک آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ دن ابتلاء کے دن ہیں اور ہر ایک کو موقعہ دیتے ہیں کہ اپنی اصلاح کرے

ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ اس کے لئے دعا کرے محبت کرے اور اسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے، اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں۔ جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو تو اس کی پردہ پوشی کی جاتی ہے اور اس کو الگ سمجھا جاتا ہے۔ بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اس کیلئے اشتہار دے۔ پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائی کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ انکی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے بعض وقت انسان جانور بندر یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے۔ یہ طریق نامبارک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کو بھی یہی طریق نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا جو قیامت تک منکروں پر غالب رہے گی۔ مگر یہ دن جو ابتلاء کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخص کو موقعہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے"

(الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات بے چینی کی تکلیف رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۸ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آجکل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت التزام سے محترمہ سیدہ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

جمعرات کو روزہ رکھا جائے

مورخہ ۲۹ نومبر کو ماہ حال کی آخری جمعرات ہے۔ بطور یاد دہانی عرض ہے کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تحریک کے مطابق ربوہ کے جملہ خدام بھائی روزہ رکھیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بھی ان دنوں بہت ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ نومبر ۶۲ء

اسلام کو دنیا میں غالب کرنیکا طریق کار

ہم اپنے گذشتہ اداریوں میں اس امر کو واضح کر چکے ہیں کہ دینی جدوجہد کو سیاست سے الگ رکھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دینی جماعتیں جماعتی سطح پر یا ان کے ارکان انفرادی طور پر ملکی سیاست میں حصہ نہ لیں جس چیز کے ہم مخالف ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لے کر اسلام کو غالب کرنے کا نظریہ نہ صرف غیر اسلامی ہے بلکہ اسلام کے فروغ کے راستہ میں بھی ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

جو شخص اسلام پر ایمان رکھتا ہے اسی کا انفرادی اور جماعتی فرض ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے حتی الوسع کوشش کرے مگر اس زمانہ میں خاص گروہ طریق کار سراسر غلط ہے جو جماعتِ احمدیہ کے سوا تقریباً تمام دینی جماعتوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ ہم نے بتایا ہے کہ صرف پاکستان ہی میں کئی ایک متضاد الخیال دینی کہلانے والی جماعتیں ہیں جنہوں نے سیاسی اقتدار پر قابض ہونے کی مہم اپنی اپنی جگہ چلا رکھی ہے جو باعثِ انتشار ہو رہا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام جماعتیں متحد و متفق ہو کر بھی ایسی جدوجہد کریں گی تو اس کا نتیجہ بھی کئی وجوہ سے اسلام کو نقصان پہنچانیوالا ثابت ہوگا۔ اسکی مثال ہم ایک واقعہ سے پیش کرتے ہیں جس کو بڑے فخر سے پیش کیا جاتا ہے اور بجائے اس سے سبق سیکھنے کے اس کو اپنے طریق کار کی تائید میں سمجھا جاتا ہے۔ ایک خصوصی انٹرویو میں جو ہفت روزہ ایشیا کے نمائندہ نے مودودی صاحب سے کیا نمائندہ موصوف رقمطراز ہیں:-

"مولانا مودودی نے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان چپقلش کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۱-۵۲ء میں تمام فرقوں کے علماء کرام نے مل جل کر دستوری اصول مرتب کئے تھے اسکا غیر معمولی وزن نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا میں بھی محسوس کیا گیا۔ اس سے مسلمانوں کے اندرونی اتحاد کا ثبوت ملا اور علماء کے وقار میں بھی اضافہ ہوا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کو یہ منظر ایک آنکھ نہ بھایا اور وہ اس وقت سے اس کوشش میں لگا رہا کہ آئندہ اگر اسلام پر بڑی سے بڑی آفت بھی آجائے تو علماء مجتمع نہ ہونے پائیں ––– اس وقت میں جو صورتِ حال دیکھ رہا ہوں اس سے ––– یہی محسوس ہوتا ہے کہ شیطان کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے ––– اس پر جس کا جی چاہے خوش ہوتا رہے ––– میرے لئے تو یہ سخت غم واندوہ کا مقام ہے۔"

(ایشیا ۱۱/۲۴ ؍ ۶۲ء صہ ۲)

ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ یہ واقعی شیطان کا کام ہے اور وہ شیطان سیاست کا شیطان ہے جس کی خود مولانا پرورش کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ اس اتحاد کی بنیاد ہی میں شیطان داخل ہو گیا تھا کیونکہ یہ اتحاد محض سیاسی عقلمندی اور دنیاوی دانشوری سے ہوا تھا اس میں اسلامی روح مفقود تھی۔ ہوا یہ کہ چند اہل علم حضرات نے

من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو

کے اصول کے مطابق مجلس منعقد کر کے یہ دستوری آئین گھڑ لیا تھا۔ اس مجلس میں حصہ لینے والے حضرات اپنی اپنی ذات کے سوا کسی کے نمائندہ نہیں تھے ان کے پاس کوئی ایسی سند نہیں تھی جس سے وہ اپنے اپنے فرقہ کا نمائندہ ہونا ثابت کر سکتے اور نہ ان اہل علم حضرات نے اپنے اپنے فرقوں کے اکابر سے کسی قسم کا مشورہ کیا تھا۔

اس طرح ان خودساختہ نمائندگان نے جو دستور اساسی بنایا تھا وہ نہ تو اسلامی اصولوں کے مطابق تھا اور نہ زمانۂ حال کی ضروریاتِ عقل کا حامل تھا۔ وہ ایک کچے سوت کا تانا بانا تھا جو ہوا کے ذرا سے جھونکے سے ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ وہ اسلامی دستور اس لئے بھی نہیں تھا کہ اس میں شامل ہونے والے اہل علم حضرات پرلے درجہ کے متعصب تنگ نظر اور وسعتِ قلب سے عاری تھے اور اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کے منکر تھے۔ اسی دستور کی بنیادی خامی یہ تھی کہ اس میں اسلام کو فاشزم اور اشتراکیت کی طرح کی ایک زمینی اور انسانی تحریک سمجھ لیا گیا تھا اور اسلام کے روحانی پہلو کو جو اسلام کا حقیقی پہلو ہے بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا اور ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ فطرتِ اسلام کے خلاف لاکھ بار ایسا دستور بنایا جائے ہمیشہ شیطان اس میں داخل ہوتا رہے گا اور اس کے پرخچے اڑتے رہیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی نظام کا دستور بقول قائد اعظم خود قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہے اور کوئی انسانی دانشمندی اسکی وسعتوں کو اپنی محدود زبان میں محصور نہیں کر سکتی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کا دستور کبھی زیر عمل آ ہی نہیں سکتا۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس نظام کو زیر عمل لانے کے لئے لانے والے ربانی ہونے چاہئیں جب تک صحابہ کرامؓ جیسی جماعت اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی تیار نہ ہو اس وقت تک اس نظام کے نفاذ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اسلام کے اصول اور قواعد ظاہری طور پر کوئی قوم اپنا سکتی ہے اور ان کو اپنے دستور کا حصہ بنا سکتی ہے لیکن اس کو ہم اسلامی دستور کا نفاذ نہیں کہہ سکتے۔ اسلامی دستور کو تو ایک ایسی قوم ہی کماحقہ زیر عمل لا سکتی ہے جو ایک عالمگیر روحانی انقلاب کا داعیہ لیکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو۔ ایسی جماعت ہی انبیاء علیہم السلام کے طریق کار کے مطابق اسلامی نظام کو دنیا پر غالب کر سکتی ہے۔ عقل انسانی ہم کو صرف اسکے دروازہ تک ہی پہنچا سکتی ہے۔ آگے عقلمندی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدۂ حفاظت ذکر کے تقاضوں کو سمجھ لیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں اسلامی نظام کو ایک کشتی فرض کیجئے جو سلامتی کے کنارے پر لگاتی ہے۔ انسانی عقل ہمیں یہاں تک تو رہنمائی کر سکتی ہے کہ ہم اس کشتی کی غرض کو سمجھیں اور اس کشتی کے ملاحوں پر ایمان لا کر اس میں سوار ہو جائیں اور پھر ان ملاحوں پر اعتبار کریں اس طرح کشتی انشاء اللہ سلامتی کے کنارے تک ضرور پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر اس ربانی کشتی کو چھوڑ کر اپنی اپنی عقل کے مطابق ناویں تیار کریں گے تو طوفان میں غرق ہونا یقینی ہے۔ کوئی رسا یا زنجیر ایسی مختلف کشتیوں کو باندھ کر متحد نہیں رکھ سکتا۔ اتحاد کا یہ مصنوعی طریق کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خواہ ایسی کشتیوں کے ملاح افلاطونِ زمانہ اور ارسطوئے عصر ہی کیوں نہ ہوں۔

الغرض اسلام ایک کشتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیار ہوتی ہے۔ آج الحاد اور خودساختہ عیسائیت کا طوفان دنیا میں موجزن ہے۔ اس کشتی کا ملاح کوئی "نوحؑ" ہی ہو سکتا ہے۔ کوئی لاکھ گھاٹیوں کا سہارا لینے کی کوشش کرے اس طوفان کی لپیٹ سے بچ نہیں سکتا۔ دوسرے لفظوں میں آج اسلام کے ماننے والوں پر جو مصیبت اور ابتلا آیا ہوا ہے اس کو کسی دانشور کی سیاسی چالیں دور نہیں کر سکتیں۔ یہ ایک بیت عنکبوت ہے کمزور ترین چیز ہے جو اسلام کا سہارا ہرگز نہیں بن سکتی۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشتیٔ نوحؑ کی ناخدا بن کر کھڑا کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے مبعوث کیا ہے اس لئے آج اس کشتی کی سلامتی کی تمامتر ذمہ داری جماعت احمدیہ کے ارکان پر ڈالی گئی ہے۔ سو جماعت کا فرض ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت کو دی ہیں عمل کرے۔ یہ ہدایات ہی وہ چپو ہیں جن کو چلا کر ہم کنارہ عافیت کو پا سکتے ہیں۔

اس وقت بہت بڑی ضرورت ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اس اخلاق عالیہ کا نمونہ پیش کریں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے عملی رنگ میں دنیا کے سامنے رکھا ہے۔

اعلان

پرانے کورس کے طلباء اور طالبات جنہوں نے میٹرک کا امتحان دینا ہے ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پچھلے ماہ سے ٹیوشن کلاسز شروع ہو چکی ہیں اور متعدد طلباء اور طالبات اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ مزید جو طلباء اور طالبات شمولیت کرنا چاہتے ہیں وہ پہلی تاریخ سے شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ کورسز کو پھر شروع سے دوبارہ دہرایا جا رہا ہے۔ طالبات کے لئے پردہ کا معقول انتظام ہے۔

سید عبدالجلیل ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالصدر ربوہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۳)

کھجور اور پانی پر گزارہ

جو لوگ اس زمانہ کے امراء اور دولتمندوں کے دیکھنے کے عادی ہیں وہ تو خیال کرتے ہوں گے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہیں کی طرح عمدہ عمدہ کھانے کھایا کرتے ہوں گے اور ایک شاہانہ دسترخوان آپ کے آگے بچھتا ہوگا۔ لیکن وہ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ واقعہ بالکل خلاف تھا اور اگر ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سادگی کے کامل نمونہ تھے۔ تو دوسری طرف سادہ زندگی پر بھی آپ دنیا کے لئے ایک نمونہ تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھانجے عروہ سے فرمایا۔

یا ابن اختی ان کنا لننظر الی الھلال ثم الھلال ثلاثۃ اھلۃ فی شھرین وما اوقدت فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار فقلت یا خالۃ ما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انہ قد کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار کانت لھم منائح وکانوا یمنحون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البانھا فیسقینا

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے ہم لوگ تو دیکھا کرتے تھے ہلال کے بعد ہلال حتیٰ کہ تین تین ہلال دیکھ لیتے یعنی دو ماہ گزر جاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے خالہ پھر آپ لوگ کیا کھاتے تھے حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ اسودان یعنی کھجور اور پانی کھا کر گزارہ کیا کرتے تھے ہاں اتنی بات تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد انصار ہمسایہ تھے اور ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں وہ آپ کو ان کا دودھ ہدیہ کے طور پر دیا کرتے تھے۔

اللہ اللہ کیسی سادہ زندگی ہے کہ دو دو ماہ تک آگ ہی نہیں جلتی اور صرف کھجور اور پانی یا دودھ پر گزارہ ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کو شرمانا چاہیئے کیونکہ آج کل اسی اکل و شرب کی مرض میں گرفتار ہیں اگر پوری طرح تحقیقات کی جائے تو مسلمانوں کا روپیہ کھانے پینے میں ہی خرچ ہو جاتا ہے اور وہ مقروض رہتے ہیں وہ اس نبی کی امت ہیں جو مقتدر ہو کر پھر سادہ زندگی بسر کرتا تھا۔ پھر کیسے افسوس کی بات ہے کہ ان کے پاس نہیں ہوتا۔ اور وہ زبان کے چسکے کو پورا کرنے کے لئے قرض لے کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتے ہیں اگر وہ اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلاتے اور اسراف سے مجتنب رہتے تو آج اس بدتر حال کو نہ پہنچتے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اگر ایک طرف سادگی کا نمونہ تھے۔ تو دوسری طرف رہبانیت کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔ اگر اعلےٰ سے اعلےٰ غذا آپ کے سامنے پیش کی جاتی تھی۔ تو اسے بھی استعمال فرماتے تھے۔ اور یہ نہیں کہ نفس کشی کے خیال سے اعلےٰ غذاؤں سے انکار کر دیں اور یہی کمال ہے جو آپ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہے کیونکہ آپ کل دنیا کے لئے آئے تھے نہ کہ صرف کسی خاص قوم یا خاص گروہ کے لئے اس لئے آپ کا ہر قسم کی خوبی میں کامل ہونا ضروری تھا اور اگر آپ ایک طرف سادہ زندگی میں کمال رکھتے تھے تو دوسری طرف طیب اشیاء کے استعمال سے بھی قطعی اجتناب نہ فرماتے تھے۔

وفات تک آپ کا یہی حال رہا

اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایسی بات بھی ہو جاتی تھی کہ دو ماہ تک آگ نہ جلے۔ مگر اب میں ایک اور حدیث درج کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ واقعہ چند مہینوں یا سالوں کا نہیں بلکہ آپ کی وفات تک یہی ہوتا رہا۔ اور صرف چند ماہ تک آپ نے اس مشقت کو برداشت نہیں کیا بلکہ آپ ہمیشہ اس سادگی کی زندگی کے عادی رہے۔ اور عسر و یسر میں ایک سا حال رہا۔ اگر ابتدائی عہد میں آپ دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے اور آپ کو اپنا وطن تک چھوڑنا پڑا تھا۔ آپ اسی سادگی سے بسر کرتے تھے۔ تو اس وقت بھی جبکہ ہزاروں روپیہ آپ کے پاس آتا۔ اور آپ ایک ملک کے بادشاہ ہو گئے تھے آپ اسی سادگی سے بسر اوقات کرتے اور کھانے پینے کی طرف زیادہ توجہ نہ فرماتے تھے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

انہ مر بقوم بین ایدیھم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من الخبز

یعنی حضرت ابوہریرہؓ ایک جماعت پر گزرے اور ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پڑی ہوئی تھی۔ پس انہوں نے آپ کو بھی بلایا۔ مگر آپ نے کھانے سے انکار کیا۔ اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے گزر گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی (اس لئے میں بھی ایسی چیزیں نہیں کھاتا) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دن نہیں بلکہ وفات تک آپ نے ایسی ہی سادہ زندگی بسر کی

اس بات کی تصدیق حضرت عائشہؓ بھی فرماتی ہیں۔ آپ سے روایت ہے کہ

ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منذ قدم المدینۃ من طعام البر ثلاث لیال تباعا حتی قبض

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل نے اس وقت سے کہ آپ مدینہ تشریف لائے اس وقت تک کہ آپ فوت ہو گئے تین دن متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ ان تینوں حدیثوں کو ملا کر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت سادگی سے زندگی بسر کی۔ اور باوجود اس محنت اور مشقت کے جو آپ کو کرنی پڑتی تھی۔ آپ کھانے پینے میں اسراف نہ فرماتے تھے۔ اور اسی قدر کھاتے جو زندگی کے بحال رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ اور آپ کا کھانا عبادت اور قوت کے قائم رکھنے کے لئے تھا نہ کہ آپ کی زندگی دنیا کے بادشاہوں کی طرح کھانوں کی خواہش میں گزرتی تھی۔ آپ ہی اس مصرعہ کو پورا کرنے والے تھے کہ

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ آپ کا کھانا بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ اور جو کچھ کھاتے تھے اس میں بھی تکلفات سے کام نہ لیتے تھے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ

ما علمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل علی سکرجۃ قط ولا خبز لہ مرقق قط ولا اکل علی خوان قط قیل لقتادۃ فعلی ما کانوا یاکلون قال علی السفر۔

مجھے نہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی طشتریوں میں کھایا ہو۔ اور نہ آپ کے لئے کبھی چپاتیاں پکائی گئیں اور نہ کبھی آپ نے تخت پر کھایا قتادہ سے (جنہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے) سوال کیا گیا کہ پھر وہ کس پر کھایا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ دسترخوان پر۔

حضرت انس کی روایت اس لحاظ سے قریباً اہل بیت کے برابر سمجھی جانے کے قابل ہے کہ آپ ابھی بچہ تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ کیونکہ ان کے رشتہ داروں نے انہیں آنحضرتؐ کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ اور یہ آنحضرتؐ کے مدینہ تشریف لانے کے وقت سے جو ل آپ کے ساتھ رہے۔ تو وفات تک الگ نہ ہوئے اور آپ کی زندگی بھر خدمت میں مشغول رہے۔ پس آپ کی روایت ایک واقف کار کی روایت ہے جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ایسے امور میں سے بہت دوسروں کی نسبت زیادہ پختہ اور مضبوط رائے دے سکتا تھا۔ اس لئے نہایت وزن دار اور واقعات کے مطابق ہے اب اس زندگی کو مجموعی حیثیت سے دیکھو کہ ایک انسان بادشاہ ہے اسے سب کچھ نصیب ہے اگر چاہے تو اچھے سے اچھے کھانے کھا سکتا ہے اور پرتکلف دسترخوانوں پر بیٹھ سکتا ہے

لیکن باوجود مقدرت کے وہ اسی بات پہ کفایت کرتا ہے کہ کبھی تو کھجور اور پانی سے اپنی بھوک کو توڑ لیتا ہے اور کبھی جو کی روٹی کھا کر گذارہ کر لیتا ہے اور کبھی گیہوں کی روٹی تو کھاتا ہے لیکن وہ بے چھنے آٹے کی ہوتی ہے۔ پھر نہ اس کے سامنے کوئی بڑے دسترخوان بچھایا جاتا ہے نہ سینیوں میں کھانا چنا جاتا ہے۔ بلکہ ایک معمولی دسترخوان پہ سادہ کھانا رکھکر کھا لیتا ہے اور باوجود ایسی سادہ زندگی بسر کرنے کے دنیا کے اعلےٰ سے اعلےٰ کھانا کھانے والوں اور اپنے جسم کی پرورش کرنے والوں سے ہزار گنا بڑھ کر کام کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنی زندگی میں یہ بھی نمونہ دکھا دیا ہے کہ ہر قسم کی اعلےٰ سے اعلےٰ غذائیں بھی آپؐ استعمال فرما لیتے تھے۔ مگر دوسری طرف اس سادہ زندگی سے ہمارے ان امراء کے لئے ایک نمونہ بھی قائم کر دیا۔ جن کی زندگی کا انتہائی مقصد اعلےٰ خوراک اور پوشاک ہوتی ہے۔

(مرسلہ عبدالعزیز مہتمم مقامی ربوہ)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ

سوال

الفضل میں شائع ہوا ہے کہ اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے اور امام تکبیر تحریمہ کہدے تو سنتیں پڑھنے والا فوراً اپنی نماز چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے یہ رائے حضرت میر محمد اسحٰق رضؓ نے لکھی ہے۔ دوسری رائے مفتی سلسلہ کی شائع ہوئی جو اس سے کچھ مختلف ہے لیکن حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے حیات بقاپوری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے جو کچھ لکھا ہے وہ ان دونوں سے مختلف ہے۔ صحیح طرز عمل کیا ہے اس پہ روشنی ڈالی جائے

جواب

حیات بقاپوری کی مذکورہ عبارت یہ ہے۔

"حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کا مطلب۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ دیکھنے میں آیا کہ جب تکبیر ہوتی تھی تو جو احباب سنتیں پڑھ رہے ہوتے، تھے وہ انہیں پوری کرکے جماعت میں شامل ہوتے تھے۔ اسی طرح خلیفہ اول رضؓ کے زمانہ میں بھی منہ رجہ بالا حدیث کا مطلب ہم یہی سمجھتے تھے کہ جب امام تکبیر کہے تو اس کے بعد اگر سنتیں پڑھنے والا ایسی حالت میں ہو کہ وہ اپنی سنت کی نماز ختم کرکے رکوع میں امام کے ساتھ مل سکتا ہو تو وہ پوری کرے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل واقعہ روشنی ڈالتا ہے۔

امام سجدہ کرنے کے بعد دوسری رکعت میں کھڑا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے رہے۔ جب امام نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اٹھ کر رکوع میں شامل ہو گئے۔ سلام کے بعد مولوی صاحبان سے اپنی رکعت کے متعلق ذکر کیا جو بغیر الحمد کے ادا کی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اس لئے آپ کی رکعت نہیں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے لاصلوٰۃ آیا ہے نہ کہ لا رکعۃ جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں الحمد تو ضرور پڑھنی چاہیئے لیکن اگر کسی وجہ سے کسی رکعت میں الحمد نہ پڑھی جائے تو وہ رکعت ہو جاتی ہے اور اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں شامل ہونے والے کو رکعت پالینے والا ہی شمار کیا ہے۔ اس دن ہم نے سمجھ لیا کہ یہ جو فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کی ایک رکعت سنت رہتی ہو تو وہ پوری کرکے جماعت کے ساتھ شامل ہو صحیح ہے۔ لیکن فرقہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ نمازی جس حالت میں ہو امام کے تکبیر کہنے کے بعد سلام پھیر دے خواہ وہ آخری التحیات میں ہی کیوں نہ بیٹھا ہو مگر روایات کے لحاظ سے صحیح وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک تھا اور صحابہ کرام کا بھی اسی پر عمل تھا۔"

(حیات بقاپوری حصہ دوئم ف ۶۱)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی خاص معین ارشاد نہیں بلکہ حضرت مولوی صاحب کا استدلال ہے جبکہ اسکے برعکس حضور کے دوسرے صحابی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ کی رائے دوسری ہے اور جو الفضل میں شائع ہو چکی ہے بس صحیح۔ اقرب الی الصواب اور جامع بین الاحادیث صورت وہی ہے جو خاکسار نے بیان کی ہے کہ اگر تو سنتیں پڑھنے والا صف کے اندر ہے تو وہ فوراً نماز ترک کرکے جماعت میں شامل ہو جائے خواہ ایک سجدہ یا صرف تشہد ہی کیوں نہ رہتا ہو لیکن اگر وہ جماعت کی صفوں سے دور پیچھے یا الگ ایک کونہ میں سنتیں پڑھ رہا ہے اور اس کا اندازہ ہے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرکے جماعت کی پہلی رکعت میں شامل ہو جائیگا تو وہ اپنی سنتیں پوری کرلے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر ایسے شخص نے چار سنتیں شروع کی ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ امام کی رکعت پوری ہونے سے پہلے پہلے وہ سنتوں کی دو رکعتیں تو پڑھ سکتا ہے چار نہیں پڑھ سکتا تو وہ دو ہی پوری کرلے۔ صف کے اندر اپنی سنت نماز جاری رکھنے سے ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس طرح صف میں رخنہ پیدا ہوگا اور صورتاً جماعت میں عدم شمولیت اور اپنی ڈفلی الگ بجانے کا ڈھنگ ذہنوں کو متشوش کرنے کا موجب ہوگا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

قابل توجہ سکرٹری صاحبان مال

بعض سیکرٹری صاحبان مال حصہ آمد و حصہ جائیداد کی تفصیل زر وصیت کے ساتھ نہیں بھجواتے یا تفصیل مرسلہ میں پوری وضاحت نہیں ہوتی۔ اس لئے تفصیل نہ ہونے یا پوری تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کئی کئی بار یاد دہانیاں کرانی پڑتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں موصی اصحاب کی رقوم کھاتوں میں درج ہونے سے رُکی رہتی ہیں۔ اور ان کے حسابات نامکمل پڑے رہتے ہیں۔ لہذا سیکرٹری صاحبان مال کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مہربانی فرما کر زر وصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھکر تفصیل بھجوایا کریں۔

۱۔ مرسلہ تفصیل کے لئے ذرا بڑا کاغذ استعمال کیا جائے۔ چھوٹی چھوٹی سلپوں پر تفصیل نہ دی جائے۔

۲۔ الفاظ اور ہندسے مشکوک نہ ہوں۔ بلکہ صاف اور واضح ہوں۔

۳۔ نام کے ساتھ صحیح نمبر وصیت ضرور لکھا جانا چاہیئے۔

۴۔ اگر نمبر وصیت موصی سے یا مقامی جماعت کے ریکارڈ نہ ملے تو موصی کی ولدیت ب۔ شادی شدہ مستورات کی صورت میں شوہر کا نام (ج) مقام جہاں سے وصیت کی گئی ہو تحریر فرمائیں۔

۵۔ رقم مرسلہ حصہ آمد کی ہے۔ ۶۔ قسط بقایا کو حصہ آمد سے جدا معین طور پر ظاہر کیا جائے یا جائیداد کی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

جماعت احمدیہ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) کی طرف سے قرارداد تعزیت

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کے والد بزرگوار محترم چوہدری عطا محمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر جماعت فرانکفورٹ کے جملہ افراد کو بے حد صدمہ ہوا ہے۔ محترم چوہدری عبداللطیف صاحب کئی سال تک جرمنی میں اسلام کی کامیاب تبلیغ کرنے کے بعد عنقریب مختصر عرصہ کے لئے واپس جاکر اپنے والد بزرگوار سے ملاقات کرنے کا خاص شوق رکھتے تھے۔ اور چوہدری صاحب مرحوم کے والد مرحوم کی نگاہیں اپنے پیارے بیٹے کی کامیاب مراجعت کے دیکھنے کو ترس رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں یہ سانحہ کس قدر روح فرسا ہو سکتا ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ مرحوم کی اس دنیا میں اپنے پیارے بیٹے اور پوتوں کو آخری بار دیکھنے کی خواہش کا پورا نہ ہونا اگلے جہان میں ان کے بلندی درجات کا موجب ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کی یہ تقدیر ان کی پہلی قربانیوں میں ایک مزید اضافہ کا موجب ہوگی۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور محترم چوہدری عبداللطیف صاحب اور ان کے تمام اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ممبران جماعت احمدیہ فرانکفورٹ مغربی جرمنی بذریعہ مسعود احمد جہلمی مبلغ اسلام)

مقام ختم نبوت کی حقیقت

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی لطیف تشریح

خاتمیت محمدیہ کے متعلق مسلمانوں میں اتحاد کی راہ

:- از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل :-

ہفت روزہ "چٹان" لاہور (۲۶ نومبر ۶۲ء) میں ایک قیمتی مضمون "مدارج انسانیہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے کہ عام انسانوں کے درجات کے بعد اولیاء، محدثین و مفہمین کے مدارج کا تذکرہ کیا گیا ہے اور پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے حوالہ سے نبیوں کے مقامات کا ذکر ہوا ہے اور لکھا ہے کہ :-

"دنیا میں لاکھوں نبی آئے اور ہر قوم اور ہر ملک میں آتے رہے اور وہ صلاحیتیں اور استعداد جو مختلف اقسام کے مفہمین میں ایک ایک موجود ہوتی ہیں۔ نبی بیک وقت کئی کئی صلاحیتوں اور استعدادوں کے حامل ہوتے ہیں"

اس کے بعد مضمون میں "مقام ختم نبوت" کے عنوان سے درج ہے کہ

"اس مقام (مقام نبوت) سے اوپر ایک اور مقام آتا ہے یہ مقام جامع جمیع خصوصیات و فضائل مختلفہ ہوتا ہے جو انسانیت کا نقطۂ کمال اور منتہائے عروج کہلاتا ہے اصطلاح میں اس مقام کو مقام ختم نبوت کہتے ہیں اگر کسی چیز کو اس مقام سے ناپسندیدہ نظر سے دیکھ لیا جائے تو اس کائنات کے ذرے ذرے پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اس سے نفرت کرے اور اگر کسی چیز کی طرف سے وہ فائز المقام رخ پھیرے تو ساری انسانیت پر فرض ہو جاتا ہے کہ اس کی طرف سے نہ صرف اپنے رخوں کو پھیرے بلکہ دلوں کو پھیر لے یہ مقام اللہ پر ایمان اور اس کی محبت کی کسوٹی ہوتا ہے جب تک کوئی ایمان کا دعویدار اس مقام کی اتباع و پیروی کو اپنی زندگی نہیں قرار دے لیتا اس وقت تک اس کا ایمان مقبول بارگاہ نہیں ہوتا لیکن جب کوئی شخص اس "مقام ختم نبوت" کی اتباع کو اپنی زندگی کا وظیفہ اور شعار بنا لیتا ہے تو پھر اس کا ایمان ہی مقبول بارگاہ نہیں ہوتا بلکہ وہ خود بھی محبوب بن جاتا ہے اور السابقون الاولون اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے اور یہی وہ مقام ہے جس کے متعلق آسمان کی بلندیوں سے صاحب عظمت و جلال نے اعلان فرما دیا کہ آسمانوں و زمین اور لوح و قلم کا مالک اور اس کی فرمانبردار مخلوق (فرشتے) اس پر سلامتی بھیجتے ہیں پس ہر مسلمان اور مومن پر فرض ہے کہ وہ اس وجود قدسی کے گن گائے اور اس کے حضور صلوٰۃ کے تحفے اور سلام کے نذرانے پیش کرے۔

حضرت عیسٰے علیہ السلام تک (بشمولہ) جو انبیاء تشریف لائے ان کی دعوتیں اور ان کی پکاریں محدود و قریہ و قوم تھیں اور ضرورت تھی کہ اس مقام جامع جمیع حسنات و فضائل پر کسی کو فائز کیا جائے اور ختم نبوت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے اللہ تعالےٰ نے خاندان بنو ہاشم کے ایک دریتیم کو سرفرازی بخشی۔ مقام ختم نبوت پر فائز کیا اور وہ تمام خوبیاں اصفات اور فضائل جو مختلف انبیاء میں جدا جدا تھے اس ایک ہی شخصیت واحدہ میں جمع فرما دیئے ؎

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جس قدر بھی احوال و مراتب انسانیہ ہو سکتے ہیں سب اس مقام کے نیچے ہیں اس سے اوپر اور اس کے بعد کوئی مقام فضل و کمال انسانیہ نہیں ہے"

(چٹان لاہور ۲۶ نومبر ۶۲ء)

یہ اقتباس ختم نبوت کی صحیح تشریح ہے جماعت احمدیہ اور پہلے محققین اسی مفہوم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے افضل درجہ کے نبی ہیں اور آپ پر تمام روحانی بلندیوں کا خاتمہ ہے اور آپ سے کوئی بڑا انسان نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ہی جامع شعر میں یہ مضمون بیان فرما دیا فرماتے ہیں :-

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

کیا یہ بہترین طریق نہیں کہ آج جملہ مسلمان فرقے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیت کے اس صحیح مفہوم پر اتفاق کر کے متحد ہو جائیں -؟

خاکسار

ابو العطاء جالندھری -

ہفتہ وقف جدید

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتیں مورخہ ۳/۱۲/۶۲ تا ۱۰/۱۲/۶۲ ہفتہ وقف جدید برائے وصولی منا رہی ہیں تمام مجالس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاں اجلاس منعقد کرکے اور دیگر ذرائع استعمال کر کے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں اور کوشش کریں کہ سو فیصد وصولی ہو جائے۔

ہفتہ ختم ہوتے ہی مجالس اپنی مساعی کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوا دیں۔

(محمد اعظم مہتمم وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایثار اور انصار اللہ

عام قسم کی قربانی کی مثال تو ہر زمانہ ہر ملک اور ہر قوم میں ملتی ہے حالانکہ ان کا مطمح نظر بھی مادی اشیاء کا حصول ہی رہا ہے یا ہے مگر ایک ایسی زندہ قوم کے لئے جس نے "لمّا یلحقوا بہم" کے تحت انسانی پیدائش کے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہو۔ یہ عام قسم کی قربانی کا معیار ہرگز کافی نہیں بلکہ ضرورت ہے اس غیر معمولی ایثار کی جس کا نمونہ آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہ کرام نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور اعدائے تک کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا۔

(قائد ایثار انصار اللہ مرکزیہ)

طاعون کا خطرہ

بھارت کے سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ بھارت کے چند ایک اضلاع میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے بنا بریں محکمہ صحت حکومت مغربی پاکستان نے باشندگان پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ طاعون کے متوقع خطرہ کے پیش نظر گھروں اور گلی کوچوں کی صفائی کا خاص اہتمام کیا جائے اور چوہے جو اس مرض کا بنیادی سبب ہیں تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے اہل ربوہ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ ان ہدایات کی سختی سے پابندی کریں۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

جزاء الاحسان کے طور پر اپنی مرحومہ بیوی کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام

مکرم جناب اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۱۵/۱۱/۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں :-

"میری بیوی مرحومہ بی بی چار اکتوبر ۱۹۶۲ء کو فوت ہو گئی تھی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کے وقت ان کے کانوں میں دو سونے کی بالیاں تھیں جن کا وزن چھ ماشہ تھا گو میری مالی حالت اچھی نہیں لیکن میرے دل نے یہ پسند نہ کیا کہ میں ان کے اس زیور کو اپنے مصرف میں لاؤں میں نے کہا کہ یہ مرحومہ کی اپنی چیز تھی اور یہ انہی کے فائدہ والی جگہ خرچ ہونی چاہیئے لہٰذا میں نے آج وہ بالیاں فروخت کر دی ہیں فروختگی پر ۵۰ - ۵۴ روپے ملے ہیں میں نے پچاس پیسے الگ ملا کر مبلغ ۵۵/- روپے ان کی طرف سے مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے ادا کر دیئے ہیں۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات کو بلند فرما کر جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ گذشتہ پندرہ یوم سے شدید بیمار ہیں اور خاکسار بھی گذشتہ ۲/۱ ۲ سال سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ درد دل کے ساتھ والدہ محترمہ اور خاکسار کی کامل صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرما دیں۔

(خاکسار مرزا اجمل بیگ مکان ۱۱/۵، نئی منڈی پتوکی)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے رسالانہ قیمت صرف چھ روپے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ جلسہ سالانہ

ہمارے سالانہ جلسہ میں اب بمشکل ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اور اگرچہ چندہ جلسہ سالانہ ں اس وقت تک کی وصولی گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے نمایاں طور پر بہتر ہے ر بھی یہ وصولی جلسہ کے متوقع اخراجات سے بہت کم ہے کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کی رف سے اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی یا بہت کم رقم وصول ہوئی ہے لہذا تمام جماعتوں سے تماس ہے کہ اب اس اہم چندہ کی فراہمی کے لئے فوری طور پر ایسا انتظام فرمائیں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی ہر جماعت کا اس چندہ کا بجٹ پورا ہو جائے

جن جماعتوں نے شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف اپنی توجہ مبذول ھی انھوں نے اس چندہ کا ایک معتد بہ حصہ ادا کر دیا ہے بلکہ بعض جماعتوں نے تو سو فیصدی ادائیگی ردی ہے ایسی جماعتوں کی فہرست درج ذیل ہے تا بزرگان سلسلہ صحابہ کرام اور دوسرے تمام احباب ی ان جماعتوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے خاص انعام نازل فرمائے اور انھیں بھی اور ر دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ جلد از جلد اس چندہ کی پوری ادائیگی کر سکیں۔

جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے چلے آرہے ہیں انھیں اور بھی زیادہ ہمت ر جوش سے کام لینا چاہیئے تا تمام جماعتیں اسلام کے مجاہدین کی صفوں میں پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر للہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا جلسہ اس زمانہ میں اسلام ی اشاعت اور ترقی کے ذرائع میں سے ایک نہایت ہی اعلیٰ ذریعہ ہے جس میں شامل ہونے الوں کو نہ صرف اصلاح نفس کی توفیق ملتی ہے بلکہ ان کے دلوں میں اشاعت اسلام کی ڑپ اور ولولہ بھی پیدا ہوتا ہے اس لئے اس جلسہ کے انعقاد کے لئے اپنا مال خرچ کرنا مومنوں کے لئے بہت بڑے ثواب اور اطمینان قلب کا موجب ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کو ایک لازمی چندہ قرار دیا ہوا ہے۔

ا۔ سو فیصدی یا زائد وصولی

۲۲۵

جھنگ شہر چک چچگانہ۔ للیانی۔ چندر کے منگولے۔ کھڈال۔ کوٹ نیناں جیو کے سدو کے دصور بہ چاپ ڈی۔بی/ ۸۹۔ منڈی برنالہ۔ دیہہ چھپا پٹ لوٹھ واد کال چانڈیہ گوٹھ احمد الیا جمپڑ۔

ب۔ نوے فیصد سے زائد وصولی۔

دارالبرکات ربوہ۔ چک ۵ب/۲۳۰ رام پور چوہلہ۔ چک گ ب/۱۷۴۔ پہاڑنگ اچہ۔ لکوال۔ چک ۹۔ سرائے سدھو۔ مورد۔ کال ڈیرہ۔ چک الف/۲۷۰ کاچیلو۔ کھلنا۔

ج۔ اسی فیصدی سے زائد وصولی۔

چک ۱ب/۲۷۷ سیلاں توالے کی۔ گھٹیالیاں شہر۔ جتوئی۔ چک ۷۔ ۱۲/ ۵۰۔ چک ۷۔ ۲/۱۶۰ ت ضی احمد۔

د۔ ستر فیصدی سے زائد وصولی

چک ج ب/۶۱ دھروڑ۔ جوڑا۔ ترسکہ۔ گوڑیالوالہ۔ میرپور (آزاد کشمیر) پیا ڈیرہ غازی خاں بیرک۔ چک ۷۔ ۱۲/۱۱۳ لاڑکانہ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد سٹیٹ۔

ھ۔ ساٹھ فیصدی سے زائد وصولی۔

دارالنصر شرقی ربوہ۔ میانوالی۔ چک ۱ب/۲۳۳۔ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا چک ج ب/۸۹ رتن، چک ۹ب/۶۱ بیدیانوالہ۔ منڈی رو ڈالہ روڈ۔ بھکو بھٹی۔ کنجروڑ۔ سرائے عالمگیر۔ کلیانہ۔ بھلیسر نوشہرہ چھاؤنی۔ چاہ اسماعیل والا۔ بصیر پور۔ چک ای بی/۲۸۵۔ ایل پلاٹ بہادل نگر چک ۷۔ ۲/۱۶۹ چک ۷۔ ۲/۱۸۴ شکارپور۔ محراب پور۔ نور نگر فارم بشمیں برشش۔

و۔ پچاس فیصدی سے زائد وصولی

منڈی جوہر آباد۔ خوشاب۔ ککو گلیاٹ چک ایم بی/۳۴۔ چک گ ب/۵۹۱ لنگا پور چک گ ب/۱۳۲ ستو گندر سنگھ والی۔ دہلی دروازہ لاہور۔ مرہنوالی۔ وہلو والی۔ بھاگو والی۔ گدی گھوٹیاں۔ نشتر آباد۔ لیہ۔ شہزادہ۔ ترکھا۔ خان پور (جہلم) برج وکس دراولپنڈی، چک ٹی ڈی اے/۹۳۔ نیلی کوٹ چاہ بھاگو وال۔ رنیالہ اسٹیٹ چک ای بی/۲۸۵۔ چک ۷۔ ۲/۱۶۶ گ ب ادچ شریف چک۔ الف/۸ ہنستج چک ۱۹۵۔ سنجر جانگ۔

فقط
عبدالحق رامہ

جیب خرچ میں سے چندہ مساجد ممالک بیرون

عزیزہ امۃ النصیر ملک متعلمہ ششم بی بنت مکرم مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۵/- روپے چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ۱۹۶۲ء

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۷۳۱۔ مکرم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ .. — ۵ روپے
۷۳۲۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب (زیورک) .. — ۵۰ "
۷۳۳ " مولوی نظام الدین صاحب ڈریانوالہ ضلع سیالکوٹ .. — ۵ "
۷۳۴ احباب جماعت احمدیہ رسالپور بذریعہ مکرم شمیم احمد صاحب صدیقی بی اے (زیورک) .. — ۲۵ "
۷۳۵۔ کوئٹہ بذریعہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب ۲۵ — ۱۹ "
۷۳۶ مکرم منیر احمد صاحب گنج مغل پورہ لاہور۔ .. — ۵ "
۷۳۷ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ربوہ منجانب مرزا مہتاب بیگ صاحب مرحوم (زیورک) .. — ۵۰ "
۷۳۸ محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم علی احمد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ (زیورک) — ۴۵ "
۷۳۹ احباب جماعت احمدیہ فرید آباد ضلع گوجرانوالہ .. — ۱۵ "
۷۴۰ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری نور محمد صاحب دفتر جائداد ربوہ .. — ۱۰ "
۷۴۱ کارکنان تحریک جدید بذریعہ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی ربوہ ۲۶ — ۱۴ "
۷۴۲ مکرم غلام محی الدین صاحب منجانب خواجہ غلام رسول صاحب مرحوم بھن ضلع سرگودھا .. — ۱۰ "
۷۴۳ مکرم محبوب الرحمن صاحب باڑے شاہ کریم ضلع حیدرآباد سندھ .. — ۵ "
۷۴۴ مکرم ڈاکٹر ایم ایس انصاری صاحب کراچی .. — ۴۰۰ "
۷۴۵ احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب ۷۹ — ۴۲ "
۷۴۶ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ .. — ۲۳ "
۷۴۷ مکرم چوہدری محمد علی صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ .. — ۵ "
۷۴۸ مکرم رحمت علی صاحب چک گ ب/۱۵۹ ضلع لائل پور — ۱۰ "
۷۴۹ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ .. — ۵ "
۷۵۰۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب چک ۲۱ ضلع نواب شاہ سندھ .. — ۵ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ھ۴ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔ "میں نے جو ۱۵/- روپے مساجد بیرون کے لئے دیئے ہیں وہ میرا پانچ ماہ کا جیب خرچ ہے۔" احباب کرام اس نیک بچی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے علم کی دولت سے مالا مال کرے اور بابرکت مستقبل بخشے۔ آمین) (وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین
سکندرآباد۔ دکن

سنہ ۱۹۱۱ سے سنہ ۱۹۶۱ تک ۶۰
پوری نصف صدی
بنی ہے اور ماشاء اللہ یہ عمر
حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مبارک ہاتھوں قائم شدہ
دواخانہ کی ہے جسے ان کے سعادت مند اور
ہونہار شاگرد حکیم نظام جان صاحب
بہ احسن چلاتے اور عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔

نزلہ۔ کھانسی
دمہ۔ بچوں
اور بڑوں
کے عجیب دوائی
شربت خانہ ساز
استعمال
کریں

اولاد نرینہ کے خواہشمند
دوائی فضل الٰہی
کا استعمال کریں۔

ملیریا
بخار کیلئے
شافی علاج
شبانگن
کا استعمال کریں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبروں کا خلاصہ

—— نئی دہلی ۲۷ نومبر پنڈت نہرو کی جانب سے چین اور بھارت میں سرحدی تنازعہ کو پرامن مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے کی تجاویز مسترد کئے جانے کا غیر جانبدار ممالک میں بھارتی وزیر اعظم کے خلاف سخت ردعمل ہوا ہے۔ پنڈت نہرو اس ردعمل سے اس قدر پریشان ہیں کہ گھانا، متحدہ عرب جمہوریہ اور دوسرے غیر جانبدار ملکوں کو بھارتی پالیسی کی وضاحت کے لئے خاص سفیر بھیجے جا رہے ہیں۔ پنڈت نہرو چینی وزیر اعظم کی مذاکرہ جنگ کی تجاویز کو اینگلو امریکی بلاک کے اشارے پر قبول کرنے میں جو تاخیر کر رہے ہیں۔ اس سے غیر جانبدار ملکوں میں بھارت کے خلاف ردعمل اور سخت ہوتا جا رہا ہے۔

۱۹۵۱ء سے بھارت اور امریکہ میں فوجی معاہدہ کے انکشاف سے بھی غیر جانبدار ملکوں میں سخت مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کیونکہ یہ ممالک، بھارت کو غیر جانبداری کا سب سے بڑا علمبردار خیال کرتے تھے۔

—— لندن ۲۷ نومبر۔ نوے سالہ برطانوی فلسفی اور عدم تشدد کے حامی لارڈ برٹرینڈ رسل چین و بھارت کے باہمی تنازعہ کو پرامن طور پر حل کرانے کے لئے سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں مختلف سیاستدانوں کو خطوط لکھے ہیں۔ بھارت اور چین کے وزرائے اعظم اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام حالیہ خط میں آپ نے تجویز پیش کی ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کو بطور ثالث مقرر کیا جائے۔

—— قاہرہ ۲۷ نومبر باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ بھارت اور چین کے تنازعہ کی تازہ ترین صورت حال کے متعلق صدر ناصر نے بیشتر غیر جانبدار ممالک کے سفیروں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ گذشتہ چند روز کے دوران صدر ناصر سیلون نائیجیریا یوگوسلاویہ اور گھانا کے سفیروں سے ملاقات کر کے تجاویز موصول کر چکے ہیں۔ جو کہ بھارت اور چین کے تنازعہ کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان حلقوں کے مطابق لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرانائیکے نے امید ظاہر کی ہے کہ غیر جانبدار ممالک تنازعہ کے حل کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آپ نے تجویز پیش کی ہے کہ چھ ممالک — متحدہ عرب جمہوریہ۔ گھانا۔ لنکا۔ برما۔ انڈونیشیا اور کمبوڈیا کو باہم مل کر صورت حال پر غور کرنا چاہیئے۔

—— لندن ۲۷ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز اس ہفتے جب پاکستان کے دورے پر آئیں گے تو وہ ضروری توجہ کے محتاج تنازعات کے بارے میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان مفاہمت کرانے کی کوشش کریں گے یہ بات دولت مشترکہ کے نائب وزیر مسٹر جان ٹلنے نے کل کلکتہ پہنچ کر بتائی۔ آپ یہاں برطانوی باشندوں سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ جو چینیوں کی پیش قدمی کے سبب آسام سے یہاں چلے آئے ہیں۔ مسٹر ٹلنے نے کہا کہ برطانیہ ہندوستان کے ساتھ ہے۔

—— سنگاپور ۲۷ نومبر۔ ملایا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمان نے بھارت کے دورہ سے واپس جانے کے بعد "تحفظ جمہوریت" کے نام سے بھارت کی امداد کے لئے جو فنڈ قائم کیا تھا۔ اس میں اب تک صرف پچاس ہزار ملایائی ڈالر جمع ہوئے ہیں اسی فنڈ کے لئے کوالالمپور کے ایک بھارتی اخبار نے سب سے پہلے ۱۵ ہزار ڈالر کا چندہ دیا تھا۔

—— راولپنڈی ۲۷ نومبر۔ مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر چوہدری خلیق الزمان نے کل مرکزی لیگ اسمبلی پارٹی کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ صدارتی نظام میں صدر ایوب کو مسلم لیگ کا قائد بنانا ضروری ہے۔ اور میں ان کی خاطر اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے کو تیار ہوں۔ مسلم لیگ کے سیکرٹری مسٹر منظر عالم نے بھی صدر ایوب کو جماعت کی صدارت پیش کرنے کی حمایت کی۔

—— لاہور ۲۷ نومبر۔ مرکزی حکومت نے مغربی پاکستان کے دیہی علاقوں کو بجلی مہیا کرنے کے لئے اطالوی فرموں کے ایک گروپ کی ایک کروڑ نوے لاکھ ڈالر قرضہ کی پیش کش منظور کر لی ہے اس امر کا انکشاف کل یہاں واپڈا کے شعبہ ابلاغیات کے ایک رکن مسٹر ایچ ایچ جعفری نے ایسوسی ایٹیڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ سے ایک ملاقات میں کیا۔ مسٹر جعفری نے بتایا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی بقیہ مدت کے دوران ۱۹۶۵ء تک مغربی پاکستان کے دو ہزار دیہات کو اس قرضہ کی رقم سے بجلی مہیا کی جائے گی۔

—— نیویارک ۲۷ نومبر۔ امریکہ میں تعطیلات تشکر کے موقع پر گذشتہ چار روز کے دوران ٹریفک کے حادثات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۹۷ ہو گئی ہے۔ کل تعطیلات کا آخری دن تھا۔ یہ تعداد غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہے۔

—— جکارتا ۲۷ نومبر۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ سباندریو نے کہا ہے کہ صدر سوئیکارنو کے نام وزیر اعظم چواین لائی کے مراسلہ میں انڈونیشیا سے درخواست کی گئی کہ وہ بھارت کے مقابلہ میں چین کی حمایت کرے۔

—— کراچی ۲۷ نومبر (ا پ پ) آئندہ ماہ کراچی میں سیاسی رہنماؤں کے درمیان اہم مذاکرات کا امکان ہے۔ خواجہ ناظم الدین ۲ دسمبر کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں وہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔ چوہدری خلیق الزمان مغربی پاکستان کے پچیس روزہ دورہ کے بعد ۸ دسمبر کو کراچی پہنچ جائیں گے۔

—— لاہور ۲۷ نومبر۔ مغربی پاکستان وزیر ریلوے جناب عبدالوحید خان نے یہاں علماء کے اختلافی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کچھ عرصہ قبل کوئٹہ کے علماء کے دو گروہوں میں اس مسئلہ پر اختلاف ہو گیا کہ وہ گدھا جس پر گندم لدی ہوئی تھی تمباکو کے ایک کھیت سے گذرے تو وہ گندم حلال رہی یا حرام ہو گئی۔ حلال اور حرام کے اس مسئلہ نے اس قدر شدت اختیار کی کہ دونوں گروہوں کے پچاسوں آدمی قتل ہو گئے۔ اور آج تک ان علماء کے اہل خاندان ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے فروعی مسائل کو حل کرنے میں ثبوت پسندی تک کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جناب عبدالوحید نے یہ بات آج شام انجمن حمایت اہل بیت کے ایک جلسے میں کہی جو بی این آر سٹیڈ لاہور میں منعقد ہوا۔

—— ملتان ۲۷ نومبر صوبائی کابینہ کا عنقریب ایک اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔ جس میں پاکستان ہیلتھ سروس کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کرنے پر غور کیا جائے گا۔ اس امر کا انکشاف یہاں مغربی پاکستان کے محکمہ صحت کے سیکرٹری ڈاکٹر امیر محمد خاں نے کیا۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ مرکزی حکومت اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے۔ کہ صوبے میں صحت کے ۱۷۰ مرکزوں کے قیام کے لئے صوبائی حکومت کے مخصوص کردہ رقم جتنی کم ہوئی مرکزی حکومت اس کمی کو پورا کر دے گی۔ انہوں نے بتایا کہ صوبائی حکومت اپنے وسائل کے مطابق فی الحال صرف ستر مراکز ہی قائم کر سکتی تھی۔ اور باقی نوے مرکز فنڈ نہ ہونے کی بنا پر قائم نہ ہو پاتے

الفضل کے وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار الفضل ماہ دسمبر ۶۲ء میں ختم ہو رہی ہے اور حسب سابق ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

درج شدہ تاریخ اصل مدت سے دس دن قبل کی ہے۔ وہ احباب جماعت جن کے ارشاد پر انہیں وی پی نہیں کئے جاتے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ جلد از جلد ارسال فرمائیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

- ۲۹۰۱ میجر ریاض الدین صاحب راولپنڈی ۱۰/۱۲
- ۲۹۲۱ لفٹنٹ سید ناصر احمد شاہ صاحب کراچی ۵ ۶۲ //
- ۹ل مکرم قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی //
- ل۲۹۱۲ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی ۱ //
- ۸۰ل۸ سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر سکندر سرائے //
- ۹۸ل۹ عنایت اللہ خان صاحب کراچی ۱۵ //
- ۸۰م ملک مظفر احمد خان ہتوتہ چک ۱۵۲ سرگودہا //
- ۹۰ل۹ غلام مصطفیٰ صاحب نمبردار چک ۱۸۲/۷ بہاولنگر //
- ۲۶ل۸ اے آر سلیم صاحب //
- ال۴ل محمد شفیع صاحب قادر آباد دیپالپور ٹھ //
- ۲۲۸ل محمد سلطان صاحب سول لائن سرگودہا ۱۱ ۱۲/۶۲
- ۹۷ل راجہ منیر احمد صاحب ڈگری //
- ۵۵۳ل محمد عبداللہ صاحب کوٹ ڈاکٹر فرزند علی رحیم یار خان //
- ۵۷ نذیر حسین صاحب بی اے پھالیہ //
- ل۲۲ احسان الدین صاحب ۱۳ ۱۲/۶۲
- ۱۵۲۷ محمد حیات صاحب باجوہ چک ۱۹۱/۷ بہاولنگر ///
- ۲ل۲ ل محمد امیر صاحب خان پسرور //
- ۷۷ شیخ الاسلام باری //
- ۷۲ فضل الرحمن صاحب سندھ ۱۳ ۱۲/۶۲
- ۹۰ ۷ کرنل آئی۔ ایم شمیم صاحب سیالکوٹ //
- ۹ل۳۶ لفٹنٹ عبدالرشید صاحب کوہاٹ چھاونی //
- ۵ل۲۳ محمد علی خان صاحب تھیم سنگھ والا لائل پور //
- ل۹۷۳ مینیجر صاحب اسٹیٹ ناصر آباد //
- ۷۷ ۱۱ محمد عبداللہ صاحب احمدی چک منہ ۱۲-۷ منٹگمری ۱۵ ۱۲/۶۵ //
- ل۱۹ حمید شو ایجی ڈھاکہ //
- ۷۷ ۲ل AYAS HA. AZIM زائن گنج //
- ل۵۷ ملک اللہ یار صاحب بدین ۱۶ ۱۲/۶۲
- ۵۵۹۲ میاں کریم ڈنو سکھر //
- ل۵۷ جلال الدین صاحب بدین //
- ل۹۹ سید محبوب علی شاہ بلاقوالہ سیالکوٹ //
- ۲۰ل۷ منظور حسین صاحب دسیندار آصف آباد فارم ۱۷ ۱۲/۶۲
- ۱۳۹۷ محمد طفیل صاحب جڑانوالہ //
- ۳۳۸۱ پیر محمد اقبال صاحب بہاولپور //
- ۲ل۴ خان فدا محمد صاحب جہلم ۱۷ ۱۲/۶۲
- ۲۱۸ شیخ عظیم الدین بمقام لادھوق ۱۸ ۱۲/۶۲
- ۳۳۲۹ بابو تاج محمد صاحب مدرس بہاولپور //
- ۸۰۲ل میاں عبداللطیف صاحب ننکانہ صاحب //
- ۷۳۳۲ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ اونچے مانگٹ ۱۹ ۱۲/۶۲

"بھارت چین کی تجاویز قبول کرلے" پاکستان کا مشورہ

بھارت کو اسلحہ کی سپلائی کے بعد پاکستان اب مغربی طاقتوں پر بھروسہ نہیں کرسکتا

راولپنڈی ۲۸ر نومبر۔ حکومت پاکستان نے بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ سرحدی تنازعہ کے پُرامن تصفیہ کے لئے چین کی تجاویز قبول کرے کل وزیر صنعت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی کو بتایا کہ پاکستان چین سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کا خیر مقدم کرے گا اور اس سے پاکستان کے دفاعی معاہدوں کو تقویت ملے گی۔ آپ نے کہا۔ چین نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوجی معاہدوں کی رکنیت چین سے دوستی کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔

مسٹر بھٹو نے کہا اس دور میں غیر جانبداری ایک غیر واضح اور مبہم تصور ہے۔ غیر جانبدار ملک دنیا کے دو بڑے بلاکوں میں توازن قائم رکھنے کی نہ خواہش رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ اسکی طاقت رکھتے ہیں۔ کل قومی اسمبلی میں تمام مقرروں نے فوجی معاہدوں سے علیحدگی اور آزاد پالیسی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو مغربی ملکوں کی جانب سے بڑے پیمانہ پر اسلحہ کی سپلائی کے پیش نظر پاکستان کو اب مغربی ملکوں کی دوستی پر کوئی بھروسہ نہیں رہا۔ مقرروں نے چین اور روس سے تعلقات مزید استوار کرنے اور ملک میں اسلحہ سازی کے کارخانے قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

وزیر صنعت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا حکومت پاکستان نے بھارت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ چین ، بھارت سرحدی تنازعہ کا کوئی پرامن تصفیہ منظور کرلے۔ آپ نے چین کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا حکومت چین نے یک طرفہ متارکہ جنگ اور بھارت سے تنازعہ کے پرامن تصفیہ کی پیشکش کرکے جن جذبات واحساسات اور تدبر کا ثبوت دیا ہے پاکستان اسے بہ نظر استحسان دیکھتا ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا حکومت پاکستان کو توقع ہے کہ پنڈت نہرو چین سے علاقائی تنازعہ کے پرامن مذاکرات کے ذریعہ تصفیہ کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ پاکستان اور چین میں جنگ نہ کرنے کے معاہدہ سے پاکستان کے دفاعی معاہدوں کو تقویت ملے گی۔ اور وہ کمزور نہیں ہوں گے۔ آپ نے کہا چین سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ پاکستان کے دفاعی معاہدوں کے منافی نہیں ہوگا۔ پاکستان کے چین سے دوستانہ تعلقات ہیں اور اس سے کوئی علاقائی تنازعہ نہیں ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا چین سے پاکستان کی دوستی غیر مشروط ہے اور وہ اپنی اس دوستی کی سودے بازی نہیں کرے گا۔ پاکستان چین سے اپنے تعلقات اور مضبوط بنانا چاہتا ہے۔

مسٹر بھٹو نے کہا تیسرے مرحلہ میں پاکستان نے ترکیہ، ایران اور عراق اور کچھ مغربی ملکوں سے معاہدے کئے۔ جارحیت کے خلاف ملک کے دفاع کے لئے یہ اشتراک ضروری تھا۔ مسٹر بھٹو نے عالمی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے کہا دنیا اس وقت عملی طور پر کمیونسٹوں اور سرمایہ داروں کے دو گروہوں میں تقسیم ہے۔ تیسرا نام نہاد غیر جانبدار بلاک بے معنی ہے۔ اس کی نہ تو کوئی طاقت ہے اور نہ ہی کوئی فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا مشرقی اور مغربی دونوں بلاکوں کے لیڈر اعلان کر چکے ہیں کہ کوئی تیسرا بلاک موجود نہیں ہے۔ مسٹر بھٹو نے مغربی ملکوں سے پاکستان کے فوجی معاہدوں کو حق بجانب قرار دیا اور کہا کہ خارجہ پالیسی میں اچانک تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ یہ تبدیلی حالات کے مطابق آہستہ آہستہ ہونی چاہیئے مسٹر بھٹو نے خبردار کیا کہ اگر پاکستان فوجی معاہدوں سے الگ ہوگیا تو وہ بھارتی غیر جانبدار کیمپ کے اثر و نفوذ کے تحت چلا جائے گا۔ آپ نے کہا ہم اس کیمپ میں شامل نہیں ہوسکتے۔ اور بھارت کے غلبہ کے تحت نہیں رہ سکتے مسٹر بھٹو نے کہا بھارت شروع سے ہی پاکستان کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ آپ نے کہا یہ الزام غلط ہے کہ پاکستان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ حکومت نے کئی مواقع پر بین الاقوامی دباؤ کے تحت کسی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کرکے اپنی آزادی اور خود مختاری کو بحال رکھا ہے۔ بھارت پاکستان کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اس نے کھلے بندوں بین الاقوامی اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے مسٹر بھٹو نے اپنی تقریر میں پنڈت نہرو کے مختلف بیانات کے حوالے دئے اور بتایا کہ ان میں کتنا تضاد ہے۔ آپ نے مغربی ملکوں سے کہا کہ وہ پنڈت نہرو کی پالیسی کا جائزہ لیں اور ان کی بلیک میلنگ اور منافقت سے خبردار رہیں۔ وزیر صنعت نے پاکستان اور روس میں تعلقات کا ذکر بھی کیا۔ آپ نے بین الاقوامی امور میں روس کے امن پسندانہ کردار کو خراج تحسین ادا کیا۔ مسٹر بھٹو نے بھارت کو مغربی ملکوں کی جانب سے فوجی امداد کو ایک بے مقصد جنگ کے لئے احمقانہ قرار دیا۔ آپ نے کہا ان ملکوں نے سرحدی تنازعہ کے پرامن تصفیہ کی کوشش کے بجائے بھارت کو بڑے پیمانہ پر اسلحہ بھیجنا شروع کردیا۔ آپ نے مزید کہا ہمارے ساتھی ہمارے اعتماد پر پورے نہیں اترے۔ مسٹر بھٹو نے اس بات پر اظہار حیرت کیا کہ پنڈت نہرو کشمیر میں اقوام متحدہ کی فوج مقرر کئے جانے کی تو مخالفت کرتے تھے لیکن اب امریکی اور برطانوی جنرلوں کو اس امر کی اجازت دی ہے کہ وہ چین کے خلاف جنگ میں بھارت کی رہنمائی کریں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ پر راولپنڈی میں بات چیت ہوگی

چینی وفد عنقریب پاکستان آئیگا۔ چین پاکستانی خام مال درآمد کرے گا

راولپنڈی ۲۸ر نومبر۔ وزیر تجارت وحید الزمان نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ پر راولپنڈی میں بات چیت ہوگی۔ چین کا تجارتی وفد اس غرض کے لئے بہت جلد پاکستان آرہا ہے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ ابھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چین کا تجارتی وفد سرکاری افسروں پر مشتمل ہوگا یا یہ وزارتی وفد ہوگا۔ وزیر تجارت نے کہا کہ تجارتی معاہدہ کے نتیجہ میں چین پاکستان کا خام مال اور مصنوعات درآمد کرے گا۔ اور یورپی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی شمولیت کے پیش نظر یہ معاہدہ پاکستان کی اقتصادیات کے لئے بڑا مفید ہوگا۔ وزیر تجارت کے اس بیان سے پہلے کراچی کے روزنامہ "ڈان" نے یہ اطلاع دی تھی کہ وزیر تجارت سے جب اس خبر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے انکشاف کیا کہ چین کا تجارتی معاہدہ کی بات چیت کے لئے پاکستان آرہا ہے۔ واضح رہے کہ فی الحال چین اور پاکستان کے درمیان تجارتی معاہدہ نہیں ہے۔ لیکن چین پاکستانی کپاس ، پٹ سن اور پاکستان کی مصنوعات کی خریداری میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ گذشتہ سال چین نے دو سال کپاس خریدی تھی۔ جو کراچی کی بندرگاہ میں جمع ہو گئی تھی۔ اس سال بھی چین نے بڑی مقدار میں کپاس خریدی ہے۔

سردار بہادر خاں حزب اختلاف کے لیڈر منتخب

منتخب کرلئے گئے

راولپنڈی ۲۸ر نومبر کل شام سردار بہادر خاں کو اتفاق رائے سے حزب اختلاف کا قائد منتخب کرلیا گیا۔ مسلم کونسل گروپ اور پاک پیپلز گروپ کے ایک مشترک اجلاس میں آج ایک مخلوط پارلیمانی پارٹی پیپلز کولیشن گروپ کے نام سے قائم کردی گئی ہے اور آخری اطلاعات پہنچنے تک حزب اختلاف کی طاقت ۶۷ ارکان تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں پیپلز کولیشن گروپ کے دعوے کے مطابق اسے ساٹھ ارکان کی حمایت حاصل ہے اور گیارہ ارکان پر مشتمل اسلامی جمہوری محاذ بھی حزب اختلاف کی حمایت کرے گا۔

بھارت کی غیر جانبداری متاثر نہیں ہوگی

پنڈت نہرو کا بیان

دہلی ۲۸ر نومبر (اراے پی) بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے دعوےٰ کیا ہے کہ مغربی ملکوں کی فوجی امداد کے باوجود بھارت کی غیر جانبدار پالیسی متاثر نہیں ہوگی۔ بی بی سی کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت مغربی ملکوں کا ممنون ہے کہ انہوں نے بڑے نازک موقع پر ہماری مدد کی۔

درخواست دعا

میری چچی جان اہلیہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب بعارضہ ضعفِ قلب و بلڈ پریشر و انفلوئنزا وغیرہ بیمار ہیں۔

احباب جماعت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان کرام سے بہت ادب سے چچی جان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار شیخ نور الحق
محلہ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

یوم والدین

مورخہ ۱/۱۲ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں اطفال اور خدام کو واضح کیا جائے گا کہ والدین کے ان پر کیا حقوق ہیں۔ اسی طرح والدین کی خدمت میں تربیت اولاد سے متعلق بعض گذارشات کی جائیں گی۔

اسلئے تمام احباب ربوہ سے اس جلسہ میں شمولیت کی درخواست ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس اجلاس کی صدارت فرمائیں گے (مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ۲۳/۱۱/۶۲ بعد نماز جمعہ حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا ۲۴/۱۱/۶۲ کو نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم محکمہ پولیس سے ریٹائر ہونے کے بعد وکالت مال تحریک جدید میں قریباً چار سال بطور محرر کام کرتے رہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے بلند درجات کے لئے دعا فرماویں۔ رضا دقہ بیگم از سرائے عالمگیر